۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 33)

دُولہا پر پُھول نچھاور کرنا کیسا؟

کیا جادو کروانے والے پر جادو کروا سکتے ہیں؟ 02

ذاتی دوستیوں کے نقصانات 06

اذیت پہنچانے والے رشتے دار سے کنارہ کشی کرنا کیسا؟ 10

چیل کووں کو صدقے کا گوشت کھلانا کیسا؟ 17

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُولھا پر پھول نچھاور کرنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر شَبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

دُولھا اور دُلہن پر پُھول نچھاور کرنے کا شرعی حکم

سُوال: آجکل لوگ شادیوں میں دُولھا اور دُلہن پر پُھول بَرساتے ہیں کیا یہ اِسْراف ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: شادیوں میں دُولھا اور دُلہن پر پُھول بَرسانے کو اِسْراف نہیں کہیں گے کیونکہ اِس پر عُرف ہے۔ پُھول پہنائے جانے کو گُل پوشی اور پھول نچھاور کرنے کو گُل پاشی کہتے ہیں۔ گُل پاشی عُلَما پر باکثرت ہوتی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه جُلُوسِ مِیلاد میں بھی ہوتی ہے۔ دُولھا دُلہن پر گُل پاشی کرنا شَرعی طور پر ناجائز نہیں ہے اور اسے اِسْراف بھی نہیں کہا جاسکتا اِس لیے کہ گُل پاشی سے خُوشبو پھیلتی ہے اور ماحول میں ایک کَشِش اور رونق پیدا ہوتی ہے تو یُوں اِس کا کچھ نہ کچھ فائدہ اور مقصد ہے۔ اب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گُل پاشی کرنے سے پُھول پاؤں تلے آئیں گے حالانکہ یہ پُھول سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینے سے پیدا ہوئے ہیں لہٰذا گلاب کے پُھولوں کی بے اَدبی ہوگی تو یہ ایک عوامی تَصَوُّر ہے۔ بعض رِوایات میں یہ ہے کہ گلاب کا پُھول سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پسینے سے پیدا ہوا ہے لیکن مُحَدِّثِین نے ایسی رِوایات پر بڑی جرح

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 23 فروری 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... شعب الایمان، باب الحادی و العشرون، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۳۰۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اور بڑا کلام کیا ہے اور اکثر مُحدِّثین کے نزدیک یہ رِوایات مَن گھڑت ہیں۔[1] بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پُھول بننے کا سبب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسینا ہے تب بھی شاید یہ گُل پاشی کے ناجائز ہونے کی وجہ نہ بن سکے۔

بے پردگی کے ماحول میں پُھول نچھاور نہ کیے جائیں

سُوال: اگر شادی وغیرہ کسی تقریب کے موقع پر پُھول نچھاور کرنے کے لیے چاروں طرف بے پردہ لڑکیاں جمع ہوں اور بے پردگی کے ماحول میں پُھول نچھاور کیے جا رہے ہوں تو کیا بے پردگی والے مُعاملے کی مَذمّت کی جائے گی اور اسے روکا جائے گا؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یقیناً بے پردگی کو روکا جائے گا۔ شادی میں کھانے کی دعوت تو جائز ہے اب اگر اس میں نامحرم عورتیں اور مَرد مل کر کھا رہے ہوں اور قہقہے لگا کر ہنس رہے ہوں تو اسے کون جائز کہے گا؟ شادی میں پھول نچھاور کرنا اور کھانے کی دعوت کرنا جائز ہے البتہ اگر اِس میں کوئی ناجائز حرکت داخل ہو گئی تو اسے ناجائز کہا جائے گا۔

کیا جادو کروانے والے پر جادو کرواسکتے ہیں؟

سُوال: اگر کسی پر کوئی جادو کروا دے، تو کیا وہ شخص جادو کروانے والے پر جادو کروا سکتا ہے؟

جواب: یہ یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ جادو کس نے کروایا ہے؟ اگر معلوم ہو بھی جائے تب بھی پلٹ کر اس پر جادو کروانا ایسے ہی ہے جیسے اگر کسی نے گندی گالی دی تو سننے والا بھی اسے کوئی گندی گالی دے دے، ظاہر ہے کہ ایسا کرنے کی اِجازت نہیں ہے۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) جادو کروانے کی اِجازت ویسے ہی نہیں ہے کیونکہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ جادو میں یا تو کُفریہ شِرکیہ اَلفاظ ہوں گے یا پھر حرام یا مجہول اَلفاظ، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی کُفر والا کام کرنا پڑے، لہٰذا پلٹ کر جادو کروانے کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔ البتہ اپنے بچاؤ اور حفاظت کے لیے رُوحانی علاج کروا سکتے ہیں۔

---

[1] ...... کشف الخفاء، حرف الھمزة مع النون، ۱/۲۲۹، تحت الحدیث: ۷۹۷ ماخوذاً دار الکتب العلمیة بیروت — المقاصد الحسنة، حرف الھمزة، ص۱۳۸، تحت الحدیث: ۲۶۱ ماخوذاً دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

قیامت کے دن جانور مٹی کر دیئے جائیں گے

سُوال: قیامت کے دِن جانوروں کا کیا ہو گا؟[1]

جواب: ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اَشْرَفُ الْمخلوقات بنایا اور ہمارے ساتھ جانوروں کی طرح ذَبح کرنے جیسے مُعاملات نہیں ہیں لیکن پھر بھی یہ جانور خوش نصیب ہیں کیونکہ ان کی یہ تکلیف تھوڑی دیر کے لیے ہے۔ قیامت کے دِن یہ مٹی کر دیئے جائیں گے، ان کے لیے جہنم کا عذاب نہیں ہے۔[2] بندوں کے لیے نزع کی سختیاں ہیں، نزع کی سختیاں ڈنڈے مارنے سے کیا تلواریں چلانے سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ رُوح قبض ہوتے وقت موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے بھی سخت ہے۔[3] جانور کو واقعی تکلیف ہوتی ہے لیکن مَرنے والے اِنسان کو اس سے ہزاروں لاکھوں گُنا زیادہ تکلیف ہوتی ہے البتہ اس کی تکلیف دوسروں کو سمجھ نہیں آتی۔ ہم اللہ پاک سے عافیت کا سُوال کرتے ہیں۔ نزع کے وقت محبوب کا جَلوہ اگر نگاہوں میں ہو تو یہ تکلیفیں ہونے کے باوجود محسوس نہیں ہوں گی، جیسے ڈاکٹر جب بے ہوش کر کے آپریشن کرتے ہیں تو بے ہوشی کی وجہ سے کاٹ پیٹ کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اِسی طرح عاشقِ رَسُول جب جَلوۂ محبوب دیکھے گا تو وہ جلووں میں ایسا گم ہو جائے گا کہ اسے کوئی ہوش نہیں رہے گا اور یُوں بغیر تکلیف کے اس کی رُوح نکل جائے گی۔ جس کے ساتھ ایسا ہو جائے وَاللہ اس کی قسمت پر رَشک ہے اور وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ سعادت بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سکرات میں گر روئے محمد پہ نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے (وسائلِ بخشش)

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
2. مستدرک، کتاب الاھوال، جعل اللہ القصاص بین الدواب، ۵/۷۹۴، حدیث: ۸۷۵۶ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت
3. حلیۃ الاولیاء، ذکر طبقۃ من تابعی اھل الشام، مکحول الشامی، ۵/۲۱۳، حدیث: ۶۸۶۸ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت-اللہ والوں کی باتیں مترجم، ۵/۲۴۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

روزانہ انڈا کھانا صحت کے لیے کیسا ہے؟

سُوال: روزانہ صبح ناشتے میں انڈے کھانا صحت کے لیے کیسا ہے؟

جواب: وہ دیسی مُرغی جو چھوٹی پھرتی ہے اس کے انڈے اچھے ہوتے ہیں لہٰذا اس کے دیسی انڈے کھائے جائیں۔ انڈا ویسے بڑا مفید ہے اور اِس میں کافی غِذائی اَجزا ہیں۔ سفیدی کے الگ خواص ہیں، زردی کے الگ فوائد ہیں۔ بندوں کی اپنی اپنی کیفیات ہوتی ہیں، اگر موافق ہو تو زردی اور سفیدی دونوں کھائی جاسکتی ہیں۔ دونوں اکٹھے موافق نہ ہوں تو جنہیں سفیدی موافق آتی ہو وہ سفیدی کھائیں اور جنہیں فقط زردی موافق آتی ہو وہ زردی کھائیں۔ عمر کے ساتھ ساتھ ہاضمے کی کارکردگی میں فرق پڑتا ہے لہٰذا جسے ایک انڈا ہضم ہو جاتا ہو وہ ایک کھالے اور جسے دو تین بھی ہضم ہو جاتے ہوں وہ بھلے دو تین کھالے۔ ہر ایک کی جسمانی کیفیات الگ الگ ہوتی ہیں، بعض ایسے بھی ہوں گے جنہیں انڈا کھاتے ہی خارش شروع ہو جاتی ہو گی یا انڈا پیٹ میں قبضہ جمالیتا ہو گا اور ہضم نہ ہونے کے سبب پریشان کرتا ہو گا تو اپنی اپنی کیفیت کے مُطابق انڈا اِستِعمال کرنا چاہیے۔ اگر کسی کو پورا انڈا ہضم نہیں ہوتا تو وہ آدھا کھالے، آدھا بھی نہیں چلتا تو چوتھائی کھالے۔ بہر حال کچھ نہ کچھ انڈا کھانا چاہیے کہ یہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے اور اس کے بھی اپنے فوائد ہیں۔

دودھ میں کچا انڈا ڈال کر پینا

سُوال: بعض لوگ دودھ میں کچا انڈا ڈال کر پیتے ہیں، کیا یہ صحت کے لیے مفید ہے؟

جواب: دودھ اور انڈا دونوں چیزیں مُفید ہیں لہٰذا جس کو دودھ اور انڈا ہضم ہو جاتا ہو تو وہ دونوں کو مِلا کر اِستِعمال کر سکتا ہے، بلکہ ممکن ہے کہ جسے اکیلا انڈا کھانے سے Side Effect (منفی اثرات) ہوتے ہیں تو دودھ کے ساتھ ملا کر کھانے سے اس میں کمی آجائے۔ دودھ اور انڈا دونوں ایک ساتھ موافق ہیں یا نہیں؟ اس کی معلومات کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اپنا تجربہ ہو کہ انڈا اور دُودھ دونوں کو ملا کر اِستِعمال کرنا اسے فائدہ دیتا ہے یا نقصان۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے طبیب سے مشورہ کر لیا جائے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر ہمیشہ ایک رکھنا چاہیے۔ کئی ڈاکٹروں کے پاس پھرنے والا کامیاب نہیں ہوتا کیونکہ بعض دوائیں Side Effect (منفی اثرات) بھی کرتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر مخصوص کرلیں گے تو اس کو مریض کی کیفیت پتا ہو گی کہ کون

www.dawateislami.net

سی دَوا اسے چلتی ہے اور کون سی دَوا سے اسے الرجی ہو جاتی ہے؟ کس دَوا سے اس کے پیٹ میں گڑبڑ ہو جاتی ہے اور کس دَوا سے اس کی نیند اُڑ جاتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال اپنے طبیب سے مشورہ کر لیا جائے کہ مجھے انڈا کھانا مفید ہے یا نہیں؟

اگر کوئی حادثے سے بچ جائے تو شکرانے میں کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جائے اور وہ اس حادثے میں موت سے بال بال بچے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟ (ایک ویڈیو دِکھا کر سُوال کیا گیا جس میں موٹر سائیکل سوار بڑے ٹرالر کے نیچے آنے سے بال بال بچا۔)

جواب: جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ اللہ پاک بچانے والا ہے لیکن اِس میں بھی عبرت ہے کہ کوئی کتنا بھی بچتا رہے آخر موت ہے، کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے۔ بہر حال حادثے سے بچ جانے والے شخص کو اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی زندگی کو مزید بہتر بنانے کی طرف رُخ کرنا چاہیے۔ حادثے سے بچ جانے کو اپنا کمال سمجھنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف سے دی ہوئی مہلت تصوُّر کرے۔ بندہ یہ تصوُّر کرے کہ اللہ پاک کا کَرَم ہو گیا اور اس نے مجھے سنبھلنے کا موقع دیا ہے، اِس طرح کے حادثات میں نہ جانے کتنے کُچل کر فوت ہو جاتے ہیں لیکن میرے ربّ نے مجھے بچا لیا اور ایک مہلت مزید دے دی کہ اب بھی باز آ جا، اب بھی سرکشی چھوڑ دے، اب بھی نافرمانی چھوڑ دے، اب بھی نمازوں کی طرف آ جا، گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آ جا۔ ورنہ پھر ظاہر ہے کہ جس نے زندگی کے پھول جمع کیے آخر کار موت کے کانٹے نے اُسے زخمی کیا۔ جس نے خوشیوں کا گنج پایا اُسے موت کا رَنج مل کر رہا۔ بچنا تو کسی نے بھی نہیں ہے۔ ہم سب نے موت کا کانٹا نگل لیا ہے جیسے مچھلی جب کانٹا نگل لیتی ہے تو اب دریا میں اِدھر اُدھر بھاگتی ہے۔ شکاری کے ہاتھ میں اس کی لگام ہوتی ہے اور گویا اسے کہہ رہا ہوتا ہے کہ جتنا بھاگنا ہے بھاگ لے لیکن جب میں نے جھٹکا دیا تو تُو نے آنا میرے ہی پاس ہے۔ ہماری لگام بھی کسی اور کے پاس ہے۔ اللہ پاک جب چاہے گا ہماری رُوح قبض کر لی جائے گی۔ بہر حال کسی حادثے سے بچ جانا یہ مقامِ شکر بھی ہوتا ہے اور مقامِ توبہ بھی ہوتا ہے۔ بندہ خود کو ڈرائے اور نیکی کی راہ لے۔

مَیِّت کو دو بار غسل دینے کا رواج بند کرنا چاہیے

سُوال: بعض علاقوں میں مَیِّت کو دو بار غسل دیا جاتا ہے۔ ایک بار اِنتقال کے فوراً بعد اور دوسری بار دفنانے سے تقریباً

www.dawateislami.net

آدھا گھنٹہ قبل۔ کیا اِس طرح مَیِّت کو دو بار غسل دینا جائز ہے؟ (مجلس تجہیز و تکفین، خیبر پختون خواہ کے ذِمّہ دار کا سُوال)

جواب: مَیِّت کو غسل دینا فرضِ کفایہ ہے۔[1] جو ایک بار غسل دینے سے ادا ہو گیا، اب دوسری بار غسل دینا یہ شریعت میں نہیں ہے اور سُنَّت کے بھی خلاف ہے۔ یہاں تک کہ بہارِ شریعت میں لکھا ہے: اگر غسل کے بعد مَیِّت کے بدن سے گندگی نکل آئے تو گندگی کو دھو ڈالا جائے، غسل کو لوٹانے کی یعنی دوبارہ غسل دینے کی حاجت نہیں ہے۔[2] لہٰذا اگر کہیں دو بار غسل دینے کا رواج ہے تو اُسے بند کرنا چاہیے۔

ذاتی دوستیوں کے نقصانات

سُوال: کسی ایک کی جانب دِل مائل ہو جاتا اور دوستی ہو جاتی ہے، اگر اس سے جان چھڑاتے ہیں تو دوسرے سے ذاتی دوستی ہو جاتی ہے، اِس کا کوئی حَل اِرشاد فرما دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: گجراتی میں ایک کہاوت ہے: "نبرو نکھو دواڑے یعنی جو فارغ ہوتا ہے وہ بَربادیوں کو دعوت دیتا ہے۔" اگر بندہ مَصروف ہو تو اس کے پاس فُضُول دوستیوں کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا۔ دوست کو ٹائم دینا پڑتا ہے اب ٹائم وہی دے گا جس کے ذِمّے دِین یا دُنیا کا کوئی کام نہ ہو گا۔ دُنیوی طور پر جو مَصروف ہو گا وہ بھی اِس طرح کی دوستیوں سے بچتا رہے گا کہ کہاں اس کو پالیں گے اور کہاں سے اسے ٹائم دیں گے؟ اِسی طرح جو دِینی کاموں میں مَصروف ہوتے ہیں تو ان کے پاس بھی ذاتی دوستیوں کے لیے ٹائم نہیں ہوتا۔ ان دوستیوں میں دوست کو لبھانے اور نبھانے کے لیے فالتو باتیں بھی بہت کرنا پڑتی ہیں۔ اگر مونگے مونگے (یعنی خاموش) رہیں گے اور بات چیت نہیں کریں گے تو دوست ٹکے گا نہیں، یُوں فُضُول باتیں ہوتے ہوتے گناہوں بھری باتوں شروع ہونے میں دیر کتنی لگتی ہے۔ بہر حال فُضُول دوستیوں اور باتوں کے بجائے اپنے آپ کو دِینی کاموں میں مَصروف کر لیں۔ فُضُول گوئی کے نقصانات جاننے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "خاموش شہزادہ" کا مُطالعہ کیجئے۔ جب یہ رِسالہ چھپا تھا تو اِس طرح کی مَدَنی بہاریں ملی تھیں "کہ میری ذاتی دوستیاں تھیں لیکن یہ

---

1 ..... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۸ دار الفکر بیروت

2 ..... بہارِ شریعت، ۱/۸۱۷، حصہ: ۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی - ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۲ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

رِسالہ پڑھ کر زبان کے قفلِ مدینہ (یعنی فضول باتوں سے خاموش رہنے) کا ذہن بنا تو میں نے ذاتی دوستیاں چھوڑ دیں تاکہ فضول باتوں سے بچ پاؤں۔ قفلِ مدینہ لگانے کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب میں اتنے اتنے سو یا اتنے اتنے ہزار دُرُود شریف پڑھ لیتا ہوں۔" بہرحال ان دوستیوں سے جان چُھڑانے میں ہی عافیت ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ دوستی بھی اللہ کے لیے ہو اور دُشمنی بھی اللہ کے لیے ہو۔

دوست ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے

سُوال: ہماری دوستی اللہ کے لیے ہے یا نہیں، اِس کی پہچان کیسے ہو گی؟[1]

جواب: یہ ذہن بنالینا کہ میری فُلاں سے دوستی صِرف اللہ پاک کے لیے ہے، یہ کافی نہیں۔ اللہ پاک کے لیے دوستی کیسی ہوتی ہے، اَحادیثِ مُبارکہ میں اِس کے متعلق مَضامین موجود ہیں مثلاً ایک رِوایت میں فرمایا گیا: اس سے دوستی کرو یعنی اس کی ہم نشینی اور صحبت اِختیار کرو جسے دیکھ کر تمہیں خُدا یاد آجائے۔[2] جس کی باتوں سے تمہیں اپنی آخرت بہتر بنانے میں مدد ملے یعنی جو گناہوں سے بچائے اور نیکیوں کے راستے پر لگائے۔ دوست ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے، فِلموں کے ایکٹر، کھلاڑی، امپائر اور چیمپین یاد نہ آئیں اور نہ یہ ہو کہ یہ گانے بہت اچھے گاتا ہے، فُلاں چٹکلے بہت سناتا ہے، ہنساتا بہت ہے اس لیے اس سے دوستی کی۔ آج کل تو حسن و جمال دیکھ کر بھی دوستی کی جاتی ہے۔ بعض نادان اَمرد یعنی خوبصورت لڑکے سے دوستی کر لیتے ہیں۔ اس کے پیچھے پیچھے لٹو کی طرح گھوم رہے ہوتے ہیں۔ اَمرد بے چارے کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ میرے پیچھے کیوں لگا ہوا ہے اور خرچہ کیوں کر رہا ہے؟ وہ خرچہ اس لیے کر رہا ہوتا ہے تاکہ اَمرد کو ہلائے اور اسے دیکھ دیکھ کر اپنا دِل بہلائے حالانکہ اِس نیت سے خرچ کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] بعض لوگ مال دیکھ کر دوستی کرتے ہیں اور پھر بڑی ترکیب سے پیسا نکلواتے ہیں مثلاً اگر کبھی کڑاہی گوشت یا کوئی اور اچھی چیز کھانے کا دِل چاہتا ہے لیکن اپنی جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں تو اب امیر دوست کو بولیں گے: یار! آج فلاں ہوٹل پر چلتے ہیں میں تمہیں کڑاہی گوشت

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... جامع صغیر، الجزء الثانی، حرف الخاء، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... بَحْرُ الرَّائِق، کتاب القضاء، ۶ / ۴۴۱ کوئٹہ

www.dawateislami.net

کھلاؤں گا۔مالدار دوست سوچے گا کہ یہ میری کسرِ شان ہے کہ غریب سے کھانا کھاؤں۔ چنانچہ اب وہ ہوٹل میں جائیں گے اور کھانے کے بعد یہ غریب خالی جیب کو بجاتا ہوا رُک رُک کر آگے بڑھے گا جیسے یہ پیسے دینے لگا ہے اتنی دیر میں امیر دوست پیسے دے چکا ہوگا۔ بعض اوقات وہ امیر دوست سمجھ بھی جاتا ہوگا کہ یہ مجھے بے وقوف بناتا ہے، چلو بے وقوف بن جاتے ہیں یہ بھی کیا یاد رکھے گا۔ بہر حال کسی سے اُس کے مال کے سبب دوستی کرنا خراب مُعاملہ ہے۔ دوست اپنا ہم پلہ ہونا چاہیے ورنہ مالدار کی دوستی بعض اوقات تہمت میں بھی مبتلا کرتی ہے۔لوگ بولیں گے کہ اس نے فُلاں سے مال کی وجہ سے دوستی کر رکھی ہے۔ اِس طرح کی دوستیاں مُعاشرے میں بہت نظر آتی ہیں، بعض لوگ پیسوں کے چکر میں امیروں کے پیچھے پیچھے گھومتے ہیں۔ دوست اپنا ہم وزن، نیک سیرت، اللہ والا اور نیکی کے راستے پر لگانے والا ہونا چاہیے۔

ذاتی دوستی مَدَنی کاموں میں رکاوٹ کا سبب ہے

سُوال: کیا ذاتی دوستی مَدَنی کاموں کے لیے بھی رُکاوٹ بنتی ہے؟[1]

جواب: میں نے دیکھا ہے کہ ذاتی گہری دوستی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے رُکاوٹ بنتی ہے۔ اِس طرح کے اسلامی بھائی مَدَنی کام نہیں کرتے یا پھر کم کرتے ہیں کیونکہ دوستوں کو ٹائم دینا پڑتا ہے۔ جس کو واقعی نیکی کی دعوت عام کرنی ہے تو اُسے چاہیے کہ سب سے یکساں سلوک رکھے یا پھر ایسی دوستی ہو جیسی میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تھی۔ ظاہر ہے کہ مَفاد پَرستی کے ماحول میں ایسی دوستی ہم کہاں رکھ سکتے ہیں؟ بہر حال بیان کردہ مَدَنی پھولوں کے مُطابق زندگی گزاریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ دُنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔

حِکمت کی تعریف

سُوال: حکمت کی تعریف بتا دیجیے۔ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: ایک شرعی حکمت ہے جس کا ذِکر قرآنِ پاک میں ہے اور دوسری حکمت وہ جو دیسی دواؤں کے ذَریعے طبیب کرتا ہے۔ اِسی طرح ایک حکمت لقمان حکیم کے پاس بھی تھی اور انہیں اِسی لیے حکیم کہا جاتا تھا کہ وہ حکمت بھری باتیں

❖

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کرتے تھے نہ اِس لیے کہ وہ کسی مطب یا دواخانے کے حکیم تھے۔ یاد رہے! حکمت بھری باتیں وہی ہیں جن کا تعلق عِلمِ دِین سے ہو ورنہ جو بات شریعت سے ٹکراتی ہو وہ بھلے سُننے میں کتنی ہی بھلی معلوم ہو حکمت کی بات نہیں ہے۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) کوئی بھی ایسی بات اور عمل جو سچ اور حقیقت کے مُطابق ہو اسے حکمت کہتے ہیں۔[1] اِسی طرح جو چیز حق تک پہنچانے والی ہو یعنی علم اور عقل کے ذَریعے بندہ جب حق تک پہنچتا ہے تو اسے بھی حکمت کہا جاتا ہے۔[2] ہر وہ چیز جو اِنسان کو حق بات سکھائے اور بتائے اس کو بھی حکمت کہا جاتا ہے۔

فتوے اور تقوے میں فرق

سُوال: فتوے اور تقوے میں کیا فرق ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بعض بلکہ کئی کام ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر فتویٰ یہ ہوتا ہے کہ ان کا کرنا جائز ہے لیکن تقویٰ یہ ہوتا ہے کہ انہیں کرنے سے بچنا بہتر ہے تو ایسے موقع پر یُوں بیان کیا جاتا ہے کہ فتویٰ یہ ہے اور تقویٰ یہ ہے۔[3]

باجماعت نماز پڑھتے ہوئے کیا نیت کی جائے؟

سُوال: میں نے کچھ عرصہ پہلے اِسلام قبول کیا ہے اور مجھے یہ پوچھنا ہے کہ میں باجماعت نماز پڑھتے وقت کیا نیت کروں؟

جواب: باجماعت نماز پڑھتے وقت یہ نیت کی جائے کہ میں اِس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ "اِس امام کے پیچھے" یہ الفاظ زبان سے بولنا ضروری نہیں ہے بس دِل میں اتنا ہو کہ میں امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ عام طور پر جو

---

1 ...... کتاب التعریفات، باب الحاء، ص۶۶ باب المدینہ کراچی

2 ...... صراط الجنان، پ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ:۱۲، ۷/ ۴۸۴ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... فتوے اور تقوے میں فرق بیان کرتے ہوئے مشہور مُفسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: فتویٰ یہ ہے کہ خائن (یعنی خیانت کرنے والے) سے بقدرِ خیانت بدلہ لے سکتے ہیں، اگر کسی نے تمہارے سو روپے مار لیے تو جب کبھی وہ تمہارے پاس اپنی کچھ رقم امانت یا قرض دے تو اپنا حق وضع کر کے باقی مال اسے دو کہ یہ وضع خیانت نہیں بلکہ اپنا حق وُصول کرنا ہے، مگر تقویٰ یہ ہے کہ ایسے شخص سے بھی بدلہ میں یہ مُعاملہ نہ کرے، اپنا حق علیحدہ مانگے مگر اس کا یہ حق پورا ادا کرے، یہ اعلیٰ درجہ کا اَخلاق ہے، رَب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ (پ۲۴، حم السجدۃ: ۳۴) (ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال۔)۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْكَ جو تم سے بُرائی کرے تم اس سے بھلائی کرو۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الجزء:۳، ۲/ ۱۴۵، حدیث: ۶۹۲۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۱۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

شخص جماعت سے نماز پڑھتا ہے اگرچہ وہ بعض اوقات جماعت قائم ہونے کے بعد جلدی جلدی آتا ہے اور امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے مگر اس کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔ نیت دِل کے اِرادے کو کہتے ہیں۔[1] جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دِل میں یہ اِرادہ ہو کہ میں اکیلا نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ امام صاحب کے پیچھے پڑھ رہا ہوں تو اتنی نیت کافی ہے۔ اِس کے علاوہ مزید امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی اگر نیتیں ہوں تو وہ میں نے نہیں پڑھیں البتہ مسجد میں نماز پڑھنے کی نیتیں ہیں مثلاً مسلمانوں کے قُرب کی بَرکتیں حاصِل کروں گا وغیرہ اِس طرح کی 40 نیتیں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے لکھی ہیں۔[2]

اَذِیت پہنچانے والے رشتے دار سے کنارہ کشی کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی رِشتے دار سوائے اَذیت کے کچھ نہ دے تو کیا شریعت میں ایسے شخص سے کنارہ کشی اِختیار کرنے کی اِجازت ہے؟

جواب: یہ سُوال مُبْہَم ہے، اِس بات کی وضاحت نہیں کہ اَذیت سے کیا مُراد ہے؟ کیا واقعی رشتہ دار اَذیت دیتا ہے یا آپ پہلے اُسے چھیڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اَذیت دیتا ہے۔ دیکھئے! آپ کو خواہ مخواہ کوئی آکر تھپڑ نہیں مار دے گا، اگر ایک آدھ تھپڑ مار بھی دیا تو پھر بغیر ضَرورت کے گھونسا نہیں مارے گا کیونکہ اَذیت دینے کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ ہاں! جو پاگل ہوتا ہے وہ بغیر کسی وجہ کے اَذیت دیتا ہے۔ پاگل کی تعریف اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کچھ اِس طرح بیان کی ہے کہ جو بے سبب گالیاں دے اور اینٹ پتھر اُٹھا کر پھینکے ایسا شخص پاگل کہلاتا ہے۔[3] اب اگر کسی کا سگا باپ بھی پاگل ہو تو اس سے جان بچانا فرض ہے ایسا نہیں کہ باپ کے ہاتھ میں پتھر ہو اور بیٹا سر جُھکائے کھڑا ہو جائے بلکہ اُسے اپنے آپ کو بچانا ہو گا اس لیے کہ باپ ہاتھ میں پتھر لیے کھڑا نہیں رہے گا کھوپڑی پر دے مارے گا۔ عام طور پر اَذیت پہنچانے کے مَسائل یک طرفہ نہیں دو طرفہ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی رِشتہ دار اَذیت دیتا ہے تو اس کا مقابلہ کرنے کے بجائے اس کی اَذیت پر صبر کرتے ہوئے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اِنْ شَآءَ اللہ مُعاملات دُرُست ہو جائیں گے۔ اگر رِشتہ دار

1 ...... تنویر الابصار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۱۱ دار المعرفۃ بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/۶۷۳ تا ۶۷۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/۶۳۵ ملخصاً

www.dawateislami.net

اَذیت دیتا ہے تو آپ بھی اُسے اَذیت دو یہ طریقہ ٹھیک نہیں بلکہ آپ صِلۂ رحمی (رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کیے جاؤ۔ اگر یک طرفہ اَذیت کی کوئی نادر صورت ہو تو دارُالافتا اہلسنّت سے رُجوع کر لیا جائے اور مُفتیانِ کِرام سے مسئلہ پوچھ لیا جائے کہ ہمارا فُلاں رِشتہ دار ہمیں اَذیت دیتا ہے اور ہم اُس پر پُھول بَرساتے ہیں اور وہ پتھر اُٹھا کر ہمیں دے مارتا ہے، ہم نے اس پر اتنے اتنے پُھول بَرسائے ہیں اور اس نے ہمیں اتنے پتھر مارے ہیں، یہ دیکھیے ہم نے اس کے مارے ہوئے پتھر جمع کر کے رکھے ہیں۔ عام طور پر دونوں طرف سے ہی اَذیت کی صورت ہوتی ہے مگر کہا یہی جاتا ہے کہ فُلاں ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتا ہے حالانکہ سامنے والا بھی تکلیف پہنچانے والے سے کوئی اچھا سلوک نہیں کر رہا ہوتا۔ سُوال کرنے والے کو اگر واقعی کوئی ایسی صورت دَرپیش ہو کہ اَذیت یک طرفہ ہے تو اُسے چاہیے کہ دارُالافتا اہلسنّت کے مُفتیانِ کِرام کو اَذیت کی صورت بتا کر شرعی مسئلہ معلوم کر کے اس پر عمل کرے۔

مِسواک کرنے کی چند اچھی نیتیں

سُوال: مِسواک کرنے کی کچھ اچھی نیتیں بیان فرما دیجیے۔

جواب: مِسواک کرتے ہوئے یہ نیتیں کی جا سکتی ہیں: (1) اللہ پاک کی رِضا کے لیے مسواک کر رہا ہوں۔ (2) اِتباعِ سُنَّت میں مِسواک کر رہا ہوں۔ (3) منہ کو خوشبودار رکھنے اور دانتوں کا پیلا پن دُور کرنے کے لیے مسواک کر رہا ہوں۔ (4) ذِکر و دُرُود کے لیے منہ کو صاف کرنے کے لیے مسواک کر رہا ہوں۔ اِن نیتوں کے عِلاوہ بھی اگر کوئی نیت مُسْتَحْضَر ہو جائے اور اس کا موقع محل بھی ہو تو وہ نیت بھی کی جا سکتی ہے۔ میرے پاس اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وُضو خانے پر کئی مِسواکیں ہوتی ہیں اور جب مجھے کہیں آنا جانا ہوتا ہے تو میں جیب میں مسواک رکھ لیتا ہوں جبکہ پتا ہو کہ وہاں مِسواک کی ضَرورت پڑے گی۔

فوت شُدہ اَفراد کی رُوحیں گھروں پر آتی ہیں

سُوال: کیا فوت شُدہ اَفراد کی رُوحیں اپنے اپنے گھر آتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! فوت شُدہ اَفراد کی رُوحیں شَبِ بَراءت میں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ اِسی طرح غالباً جمعرات کو بھی آتی ہیں اور اِس حوالے سے مختلف رِوایات ہیں۔ شَبِ جمعہ، شَبِ بَراءت اور دِیگر بعض خاص مواقع پر رُوحیں گھروں پر آتی

www.dawateislami.net

ہیں اور اِیصالِ ثواب کا مُطالبہ کرتی ہیں۔[1] اب جب رُوحیں گھروں پر آتی ہوں گی تو یہ دیکھتی ہوں گی کہ اَولاد فلمیں، ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے میں مَصروف ہے، گالیاں بک رہی ہے، نمازیں قضا کر رہی ہے تو یوں رُوحوں کو تکلیف تو ہوتی ہو گی۔ فوت شُدہ والدین کے بارے میں تو رِوایت بھی ہے کہ ان کے سامنے ہر جمعہ کو اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں، اولاد کی نیکیاں دیکھ کر ان کا چہرہ پُھول کی طرح کِھلنے لگتا ہے اور ان کے چہروں پر تروتازگی اور خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور جب وہ اولاد کے گناہ دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر کدورت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے چہرے مُرجھا جاتے ہیں۔[2]

مشورہ کرنا سُنَّتِ مُبارَکہ ہے

سُوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاداتِ مُبارَکہ میں سے مشورہ کرنا بھی تھا؟

جواب: اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسی عقل اور حکمت و دانائی نہ کسی کے پاس تھی، نہ ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے بلکہ آج تک کوئی ایسا پیدا ہی نہیں ہوا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا صاحبُ الرّائے یعنی دُرُست رائے رکھنے والا ہو۔[3] اس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے نہ صرف مشورہ کرنا[4] اور اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی فرمانا ثابت ہے بلکہ ان مشوروں پر عمل کرنا بھی ثابت ہے۔ حتّٰی کہ غزوۂ خندق میں جو خندق کھودی گئی یہ بھی ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مشورے سے ہی کھودی گئی تھی۔[5] بعض صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے مشوروں کے حق میں باقاعدہ آیاتِ مُبارَکہ نازل ہوئی ہیں۔[6] لہٰذا مشورہ کرنا سُنَّت ہے اور اچھے کاموں میں

---

1 ...... الدرر الحسان فی البعث ونعیم الجنان للسیوطی، ص۳۳ دار الامین قاھرۃ مصر

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۵۷

3 ...... حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے 71 آسمانی کتب میں لکھا دیکھا کہ اللہ پاک نے دُنیا کی ابتدا سے لے کر اس کے ختم ہونے تک (یعنی قیامت کے قائم ہونے تک) تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے ایسی ہے جیسے تمام دُنیا کے ریگستانوں کے سامنے ریت کا ایک ذرّہ اور بے شک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ عقل والے ہیں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الثالث، ۱/ ۴۲۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

4 ...... مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب غزوۃ البدر، ص۷۵۹، حدیث: ۴۶۲۱ ماخوذاً دار الکتاب العربی بیروت

5 ...... مدارج النبوت، قسم اول، باب پنجم، ذکر فضائل...الخ، ۲/ ۶۸ ماخوذاً مرکز اھل سنت برکات رضا ھند

6 ...... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ...الخ، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

مشورہ کرنا بھی چاہیے کہ اِس سے بَرَکت ہوتی ہے۔

بچوں کا دِل خوش کرنے والوں کیلئے جنَّت میں گھر کی بشارت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے بعض اوقات اپنے بچّوں سے بھی مشورے کیے ہیں اگرچہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کرنا کیا ہے، اِس کے باوجود صِرف ان کا دِل رکھنے کے لیے ان سے مشورہ کر لیتا ہوں۔ بچہ مشورہ دینے کا اہل نہیں ہوتا مگر میرے مشورہ کرنے سے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ باپا نے مجھ سے مشورہ کیا ہے۔ بعض اوقات بچہ ایسی بات کر دیتا ہے کہ اپنی ساری کی ساری حکمتِ عملی دَھری کی دَھری رہ جاتی ہے کہ یار اس بچے نے واقعی کام کی بات کی ہے۔ بچوں کی دِل جوئی کی نیت سے میں نے بارہا ان کے مشوروں پر عمل بھی کیا ہے۔ میرے ذہن میں ایک حدیثِ پاک بیٹھ گئی ہے کہ جنَّت میں ایک مکان ہے جس کو دَارُ الْفَرح کہا جاتا ہے یہ اس کے لیے ہے جو بچوں کا دِل خوش کرتا ہے۔[1]

کوئی حرج لازم نہ آئے تو بچوں کی بات مان لینی چاہیے

آج (۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 23 فروری 2019) ہی کی بات ہے میں نے مَدَنی مذاکرے میں آنے کے لیے سفید کرتا پہن لیا تھا مگر حسن رضا نے جُبہ پہنا ہوا تھا، وہ اپنی زبان میں مجھ سے بھی جُبہ پہننے کا کہنے لگا، میں نے اس سے کہا کہ میں نے تو کرتا پہن لیا ہے۔ کہنے لگا: نہیں جُبہ ہی پہنو۔ بعض لوگ بچوں کو جھاڑ دیتے ہیں کہ چل یہاں سے، آیا جُبہ پہنانے والا۔ لیکن میرے ذہن میں یہ حدیثِ پاک تھی تو میں نے کہا اِس حدیث پر عمل کر کے ثواب حاصِل کرنا چاہیے تاکہ اس کا دِل خوش ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پھر میں نے اپنا کرتا اُتار کر جُبہ پہن لیا تاکہ اس کا دِل خوش ہو جائے۔ پھر واقعی حسن رضا بہت خوش بھی ہوا۔ میرے دُنیا سے چلے جانے کے بعد حسن رضا کے والد اسے بتائیں گے تو جس کو "باپا، باپا" کہتا تھا وہ تجھے یُوں پیار کرتا تھا اور تیرے لیے کُرتا اُتار کر جُبہ بھی پہنا تھا۔ ہو سکتا ہے اس کے دِل میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہٹ جاؤ، میں ہوں اور دعوتِ اسلامی ہے، یُوں یہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگ جائے اور میرا یہی عمل اس کے دعوتِ اسلامی میں آگے بڑھنے کا سبب بن جائے۔ لہٰذا جہاں جائز صورت ہو اور کوئی حرج بھی لازم نہ آئے تو بچوں کی بات مان لینی چاہیے، خواہ مخواہ اَنَا کا مسئلہ

[1] الکامل لابن عدی، من اسمہ احمد، احمد بن حفص بن عمر بن حاتم ... الخ، ۱/۳۲۸، رقم: ۴۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

بنا کر اَڑ جانا کہ یہ بچہ ہے میں اس کی بات کیوں مانوں؟ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ بچے کی بات مان لینے میں نقصان نہیں ہے بلکہ فائدہ ہی ہے کہ جنَّت میں دارُ الْفرح نامی مقام اس خوش نصیب کے لیے ہے جو بچوں کو خوش کرتا ہے۔ جب بچوں کو خوش کرنے کا اتنا بڑا اَجر ہے تو میں نے اگر بچے کی خوشی کے لیے کُرتا اُتار کر جُبہ پہن لیا اور اللہ پاک نے مجھے اپنے کرم سے دارُ الْفرح عطا فرما دیا تو ایمان داری کی بات ہے کہ یہ سودا مہنگا نہیں ہے بلکہ مُفت کا سودا ہے گویا جنَّت مُفت میں مل رہی ہے۔

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا

ہم مُفلِس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش)

بچے کی تعریف کیا ہے؟

سُوال: بچے کی تعریف کیا ہے؟ نیز کتنی عمر تک کسی کو بچہ کہا جاسکتا ہے، اِس کی کوئی حَد ہے یا بچہ کتنا ہی بڑا ہو جائے وہ اپنے والدین کے لیے بچہ ہی رہے گا؟ آپ نے حسن رضا کی مثال دی کہ وہ بچہ ہے اسے خوشی، غمی، فرحت اور دِل جوئی وغیرہ کا کچھ علم ہی نہیں ہو گا، تو کیا اُسے بچہ کہا جائے گا جو یہ باتیں نہ سمجھتا ہو اور جب سے یہ سمجھنے لگ جائے تب سے اسے بچہ شمار نہ کیا جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بالغ ہونے تک بچے کو "صبی" کہا جاتا ہے۔ جیسے میرا حسن رضا ابھی جمادی الاولیٰ میں تین سال کا ہوا ہے یہ بچہ ہی ہے اور جب تک بالغ نہیں ہو جاتا بچہ ہی رہے گا اور جب بالغ ہو جائے گا بچہ نہیں رہے گا۔ البتہ ایک دِن کی عمر کے بچے کو بھی خوشی اور غمی کا اِحساس ہوتا ہے مثلاً اسے دودھ نہ ملے تو غم ہوتا ہے اور وہ رو رو کر اِحتجاج شروع کر دیتا ہے۔ جب ماں اسے دودھ پلائے، اس کے سامنے چٹکیاں بجائے، اس کے ہونٹوں پر شش شش کرے تو وہ مسکراتا ہے تو اندر خوشی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تبھی تو بچہ مسکراتا ہے۔ دودھ پیتا بچہ غصے میں روتا ہے اِس طرح کی کیفیات اس کے ساتھ پیش آتی ہیں چونکہ بے چارہ بول نہیں سکتا تو رو کر یا ہنس کر اِس کا اِظہار کرتا ہے۔

چل مدینہ کے خواہش مندوں کے لیے ضروری معلومات

سُوال: چل مدینہ کی خواہش رکھنے والوں کے لیے پاسپورٹ وغیرہ سے متعلق کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

www.dawateislami.net

جواب: چل مدینہ کی خواہش رکھنے والے مَدَنی اِنعامات کے عاملین کافی ہیں مگر یہ بے چارے اتنی رقم کہاں سے لائیں گے؟ ہمارے پاس جو فارم بھرے جا رہے ہیں اس میں 570000 (پانچ لاکھ ستر ہزار) کا خرچ سننے میں آیا ہے۔ پھر کاروان والوں کے پاس اس سے بھی زائد رقم جمع ہوتی ہے۔ بہر حال جن کا مَدَنی اِنعامات پر عمل مکمل ہے ان کو اپنی ساری چیزیں تیار رکھنی چاہئیں پاسپورٹ نہیں بنا ہوا تو اپنا پاسپورٹ بنوا لینا چاہیے اور جن کا بنا ہوا ہے وہ چیک کر لیں کیونکہ ویزہ اسی کا لگے گا جس کا پاسپورٹ چھ ماہ تک کے لیے ویلڈ ہو گا۔ (رُکنِ شوریٰ حاجی عبدُ الحبیب نے بتایا:) جب بھی کسی ملک کے لیے ویزہ لگوائیں تو اس وقت سے کم از کم چھ ماہ تک پاسپورٹ کا ویلڈ ہونا ضَروری ہے۔ اس سال حج کے ویزے کے لیے وہی اپلائی کر سکے گا جس کا پاسپورٹ 20 فروری 2020 تک ویلڈ ہو گا۔ (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ابھی سے اس کی ترکیب فرمالیجیے ورنہ ایمرجنسی میں ارجنٹ کے لیے ترکیب کریں گے تو خرچہ زیادہ ہو گا۔

چل مدینہ کے لیے قرض لینے کی اِجازت نہیں

پھر رقم کا بھی اِنتظام ہونا چاہیے، صِرف بول دیں گے کہ ہو جائے گا، کَرم پر نظر ہے یا آپ کَرم فرما دیں تو ترکیب نہیں بن پائے گی۔ ظاہر ہے میں کسی کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی عطیات کے دَروازے نہیں کھول سکتا۔ رقم اپنی جیب سے ہی دینی ہو گی، اس میں قرض لینے کی بھی اِجازت نہیں ہے، البتہ والدین سے لینے کی اور بات ہے۔ دِیگر رشتے داروں مثلاً چاچا یا ماموں وغیرہ سے لینے کی اِجازت نہیں کیونکہ ماموں وغیرہ سے لیں گے پھر دے نہیں سکے تو یہ ماموں ماموں نہیں ہوں گے کچھ اور ہی ہوں گے ظاہر ہے وہ اتنی بڑی رقم نہیں چھوڑیں گے۔ لِہٰذا نہ کسی سے قرض لینا ہے اور نہ ہی کسی سے سُوال کرنا ہے۔ کسی سے سُوال کرنا تو ناجائز ہے کہ مجھے پیسے دے دو میرے دِل میں مدینے جانے کی بہت تڑپ ہے مجھے مدینے جانے کا بڑا اَرمان ہے، ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا۔ ہاں! اگر کوئی بغیر مانگے خود بخود پیش کر دے تو الگ بات ہے۔ جس کا زادِ راہ مکمل ہے وہی چل مدینہ کی کوشش کرے۔ اللہ کرے سب کی ترکیب بن جائے۔ جو اللہ پاک چاہے گا وہی ہو گا۔

دعوتِ اسلامی میں مَدَنی اِنعامات کی دھوم دھام

مجھے بعض اسلامی بھائیوں کے تصویر کے ساتھ نام ملے ہیں ان میں ایک اسلامی بھائی ہیں جو دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ

www.dawateislami.net

دار ہیں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ 15 سال سے 70 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے۔ اِسی طرح کسی کا 68 پر عمل ہے، چند کا 66 پر بھی ہے، 62 اور 60 مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں کے نام بھی ہیں۔ ان میں بعض اسلامی بھائیوں کو میں جانتا ہوں پُرانے اسلامی بھائی ہیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اتنے مَدَنی اِنعامات پر ان کا عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اِسلامی مَدَنی اِنعامات کے عاملین سے خالی نہیں ہے۔ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والے الگ ہی پہچانے جاتے ہیں ان میں قدرتی Attraction ہوتی ہے۔ جن کا مَدَنی اِنعامات پر عمل نہیں ان پر بھی چل مدینہ کا مُطالبہ کرنے پر پابندی نہیں ہے مگر ایسا اِصرار نہ کیا جائے جو آزمائش میں ڈال دے۔

مَدَنی اِنعامات کے عاملین کے ساتھ سفرِ مدینہ کا خوشنما ماحول

میری نیت یہی ہے کہ چل مدینہ کے مُسافروں میں مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والے ہوں بھلے تعداد تھوڑی ہو یعنی Quantity نہیں Quality ہو۔ ایسے اسلامی بھائی ہوں جو وہاں جا کر بھی نیکیاں کرتے رہیں۔ یہ نہیں کہ کوئی رو دھو کر اور چیخ و پکار کر کے آجائے اور پھر وہاں سب کو پریشان کر دے، بعض ایسے ہوتے ہیں جو بڑے مَسائل کھڑے کر دیتے ہیں۔ میں نے ایسے دیکھے ہیں جو پہلے تو بہت روتے ہیں اور کسی قافلے میں جاتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ کیا ہیں، ان کا سارا امپریشن ختم ہو جاتا ہے۔ مَدَنی اِنعامات کے عاملین سے مَسائل ہونے کے چانس کم ہیں، اُمید ہے یہ اسلامی بھائی عمل کر کر کے منجھ چکے ہوں گے ان کے ساتھ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں مزہ بلکہ مزے کو بھی مزہ آئے گا۔ یہ لوگ دِن میں روزہ رکھیں گے رات کو کچھ آرام کر کے مسجدِ حرام میں نمازِ تہجد ادا کریں گے، اِس کے علاوہ نمازِ اشراق، چاشت اور اَوَّابین پڑھنے کی سعادتیں بھی حاصِل کریں گے۔ فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں پر بھی عمل ہو رہا ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ مَدَنی اِنعامات کے مُطابق نگاہیں نیچی رکھ کر چلتے ہوں گے، فُضُول باتوں سے بچتے ہوئے لکھ کر گفتگو کر رہے ہوں گے اور کبھی اشاروں کے ذَریعے باتیں ہو رہی ہوں گی۔ یہ سب اسی وقت ہو سکے گا جب سارے ہی مَدَنی اِنعامات والے ہوں، پھر جو ماحول بنے گا وہ دیکھنے والا ہو گا۔

بد بو والے پانی سے وُضو کرنا کیسا؟

سُوال: اگر پانی سے بد بو آرہی ہو تو کیا وُضو میں کلی کرنا چھوڑ دیں؟

www.dawateislami.net

جواب: کس طرح کی بدبو ہے؟ اگر بدبو ہے ہی نجاست کی وجہ سے تو اس سے وُضو تو کیا ہوگا اُلٹا اَعضائے وُضو ہی ناپاک ہو جائیں گے۔ بہر حال ”وُضو میں کلی کرنا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔“ [1] نیز وُضو بغیر بدبو کے صاف سُتھرے اور فریش پانی سے کرنا چاہیے۔ اگر پاک بدبو ہے اور پانی میں کوئی تغیر بھی نہیں ہوا پھر بھی اس پانی سے وُضو کرنے کی صورت میں بدن سے بدبو آئے گی، نماز پڑھتے ہوئے خود کو بھی بدبو آئے گی اور دوسرے بھی اسے محسوس کریں گے پھر اس بدبو والی حالت میں مسجد میں داخل ہونے وغیرہ کے کئی مَسائل کھڑے ہوں گے۔ لہٰذا وُضو کے لیے بغیر بدبو کا صاف پانی لیا جائے۔

گرم پانی کے سبب مَری ہوئی مچھلی کا حکم

سُوال: گرمیوں میں پانی کے گرم ہونے کی وجہ سے اس میں مچھلی مَر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مچھلی واقعی گرمی کی وجہ سے مَری ہے طَبعی موت سے نہیں مَری تو یہ حلال ہے اور اگر طَبعی موت مَر کر پانی کی سطح پر اُلٹی تیر گئی تو حرام ہے۔[2] یہ طے کرنا مشکل ہے کہ مچھلی اپنی طَبعی موت مَری ہے کیونکہ پانی کا بڑا ذخیرہ اندر سے اتنا گرم ہو جائے کہ اس کی وجہ سے مچھلی ہی مَر جائے یہ مشکل ہے۔ ہاں! اگر گھر میں گرم پانی کا پتیلا ہے اس میں مچھلی اُچھل کر جا گری یا خدانخواستہ کسی نے خود اس میں زندہ مچھلی ڈال دی اور وہ اس میں جا کر مَر گئی تو وہ حلال ہے لیکن مچھلی کو اِیذا دینے کے لیے خود سے گرم پانی میں نہیں ڈالنا چاہیے۔

چیل کوّوں کو صَدقے کا گوشت کِھلانا کیسا؟

سُوال: پرندوں کو صَدقے کا گوشت کھلانا کیسا؟

جواب: بعض لوگ چیل، کوّوں کو صَدقے کی نیت سے لُٹا لُٹا کر گوشت کھلاتے ہیں یہ غیر مُسلموں کا طریقہ ہے۔[3]

---

1 ...... دُرِّمختار، کتاب الطهارة، ارکان الوضوء اربعة، ۱/ ۲۵۳ ماخوذاً دار المعرفة بیروت

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۲۴، حصہ: ۱۵ ماخوذاً

3 ...... چیل، کووں کو گوشت کھلانے سے متعلق اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے ہونے والا سوال وجواب ملاحظہ فرمایئے: سوال: اکثر دیکھا گیا کہ لوگ بکرا منگا کر اور اس کو لڑکے یا لڑکی کے نام ذبح کرکے کچھ گوشت چیل، کوا کو کھلاتے ہیں، اور کچھ فقراء کو تقسیم کرتے ہیں، یہ فعل کس حد تک صحیح ہے؟ جواب: مساکین کو دیں، چیل، کوّوں کو کھلانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا، یہ فاسق ہیں، اور کوّوں کی دعوت رسم ہنود۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۵۹۰)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اَذِیت پہنچانے والے رشتے دار سے کنارہ کشی کرنا کیسا؟	10
دُولھا اور دُلہن پر پھول نچھاور کرنے کا شرعی حکم	1	مِسواک کرنے کی چند اچھی نیتیں	11
بے پردگی کے ماحول میں پُھول نچھاور نہ کیے جائیں	2	فوت شُدہ اَفراد کی رُوحیں گھروں پر آتی ہیں	11
کیا جادو کروانے والے پر جادو کرواسکتے ہیں؟	2	مشورہ کرنا سُنّتِ مُبارَکہ ہے	12
قیامت کے دن جانور مٹی کر دیئے جائیں گے	3	بچوں کا دِل خوش کرنے والوں کیلئے جنّت میں گھر کی بشارت	13
روزانہ انڈا کھانا صحت کے لیے کیسا ہے؟	4	کوئی حرج لازم نہ آئے تو بچوں کی بات مان لینی چاہیے	13
دُودھ میں کچا انڈا ڈال کر پینا	4	بچے کی تعریف کیا ہے؟	14
اگر کوئی حادثے سے بچ جائے تو شکرانے میں کیا کرے؟	5	چل مدینہ کے خواہش مندوں کے لیے ضروری معلومات	14
مَیِّت کو دوبار غسل دینے کا رواج بند کرنا چاہیے	5	چل مدینہ کے لیے قرض لینے کی اِجازت نہیں	15
ذاتی دوستیوں کے نقصانات	6	دعوتِ اسلامی میں مَدَنی اِنعامات کی دھوم دھام	15
دوست ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے	7	مَدَنی اِنعامات کے عاملین کے ساتھ سفرِ مدینہ کا خوشنما ماحول	16
ذاتی دوستی مدنی کاموں میں رکاوٹ کا سبب ہے	8	بدبو والے پانی سے وُضو کرنا کیسا؟	16
حکمت کی تعریف	8	گرم پانی کے سبب مَری ہوئی مچھلی کا حکم	17
فتوے اور تقوے میں فرق	9	چیل کوّوں کو صدقے کا گوشت کھلانا کیسا؟	17
باجماعت نماز پڑھتے ہوئے کیا نیت کی جائے؟	9	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

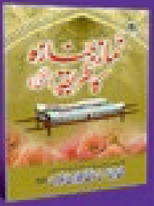
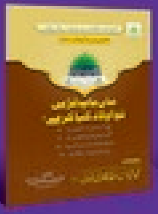
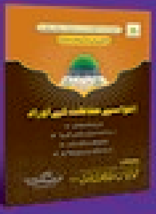
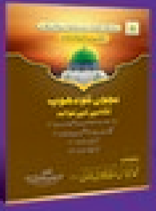

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net